احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعرات | 21- مئی 1998ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

جمعرات 21 مئی 1998ء 24 محرم 1419 ہجری 21 ہجرت 1377 ہش | جلد 48-83 نمبر 106

اخلاقِ فاضلہ

حضرت معاذ بن جبلؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جہاں بھی تم ہو اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو۔ اگر کوئی بُرا کام کر بیٹھو تو اس کے بعد نیک کام کرنے کی کوشش کرو یہ نیکی اس بَدی کو مٹا دے گی اور لوگوں سے خوش اخلاقی اور حُسن سلوک سے پیش آؤ۔

(ترمذی کتاب البر والصلۃ باب فی معاشرۃ الناس)

ارشاداتِ عالیہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ

صفاتِ حسنہ اور اخلاقِ فاضلہ کے دو ہی حصے ہیں اور وہی قرآن شریف کی پاک تعلیم کا خلاصہ اور لُبِ لباب ہیں۔ اوّل یہ کہ حق اللہ کے ادا کرنے میں عبادت کرنا، فسق و فجور سے بچنا اور کُل محرّمات[1] الٰہی سے پرہیز کرنا اور اوامر کی تعمیل میں کمربستہ رہنا۔ دوم یہ کہ حق العباد ادا کرنے میں کوتاہی نہ کرے اور بنی نوع انسان سے نیکی کرے۔ بنی نوع انسان کے حقوق بجا نہ لانے والے لوگ خواہ حق اللہ کو ادا کرتے ہی ہوں بڑے خطرے میں ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ تو ستّار ہے، غفّار ہے۔ رحیم ہے اور حلیم ہے اور معاف کرنے والا ہے۔ اس کی عادت ہے کہ اکثر معاف کر دیتا ہے مگر بندہ (انسان) کچھ ایسا واقع ہوا ہے کہ کبھی کسی کو کم ہی معاف کرتا ہے۔ پس اگر انسان اپنے حقوق معاف نہ کرے تو پھر وہ شخص جس نے انسانی حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی کی ہو یا ظلم کیا ہو خواہ اللہ تعالیٰ کے احکام کی بجا آوری میں کوشاں ہی ہو۔ اور نماز، روزہ وغیرہ احکامِ شرعیہ کی پابندی کرتا ہی ہو۔ مگر حق العباد کی پروا نہ کرنے کی وجہ سے اس کے اور اعمال بھی حبط[2] ہونے کا اندیشہ ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 572)

ح1 حرام چیزیں ح2 ضائع ہونا

باخدا ہونے کے لئے لازمی شرط سچے اخلاق ہیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

اخلاق کا تعلق بنی نوع انسان کے حقوق کی ادائیگی سے ہے اخلاق کا تعلق اس بات سے ہے کہ آپ اپنے باپ، اپنی ماں، اپنے بہن بھائی، اپنے بچوں، اپنے عزیزوں، اپنے اقارب، ملنے جلنے والوں سب سے اس طرح حسن سلوک کریں کہ آپ کی ملاقات، آپ کا تعلق ان کے لئے خوشی کا موجب بنے کسی نفرت کا موجب نہ بنے اور آپ سے پوری طرح وہ امن کی حالت میں رہیں۔ سچے اخلاق کی یہی تعریف ہے۔ کسی کو یہ خطرہ نہ ہو کہ یہ...... جو تعلق رکھ رہا ہے تو اس کی نیت میری کسی ملکیت پر، میرے کسی مال پر ہے، میرے بعض حقوق پر ہے، میرے بعض رشتہ داروں پر ہے۔ اگر ایسی نیت اور یہ فساد تعلقات میں داخل ہو جائے تو یہ تعلقات اخلاق نہیں کہلائیں گے۔ یہ بد خلقی کی بدترین قسم بن جاتی ہے۔......

...... بظاہر بہت سے انسان آپ کو اخلاق والے دکھائی بھی دیتے ہیں مگر حقیقت میں ان کے اس کردار کو اخلاق کہا نہیں جا سکتا۔ پھر روزمرہ کے ایسے انسان بھی دکھائی دیتے ہیں جو آپ سے براہ راست کچھ نہ بھی چاہتے ہوں مگر ان کا حسن سلوک، ان کی نرمی کی بات محض ایک سطحی بات ہے۔ ایک دکھاوا سا ہے اور جہاں کہیں بھی آپ کے مقاصد میں اختلاف ہو وہیں وہ اپنے پرپُرزے نکالتے ہیں اور بڑی بدتمیزی اور بدخلقی سے آپ سے معاملہ کرتے ہیں تو اخلاق جو ایک بنیادی صفت ہے، اخلاق کو اس کے اصل معنوں میں سمجھنا اور اختیار کرنا یہ باخدا ہونے کے لئے ایک لازمی شرط ہے۔ اتنی سی بات ہے، سادہ سی، کیوں لوگ یہ نہیں سمجھتے کہ اگر آپ کسی کو جان لیں کہ وہ بد اخلاق ہے تو آپ اس کا اپنے گھر پر سایہ بھی نہیں نہ پڑنے دیں گے۔ اس سے آپ دور بھاگتے ہیں۔ ہمیشہ دور کی صاحب سلامت رکھتے ہیں تو کیسے ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک بدخلق انسان کو اپنے قریب کرے اور اپنی صحبت میں بٹھائے کیونکہ یہ ایک دائمی حقیقت ہے کہ وہ لوگ جو اچھے انسان ہوں وہ اچھی صحبت کو پسند کرتے ہیں اور اگر پتہ چلے کہ کوئی شریر انسان ان کی صحبت میں رہتا ہے تو اس کو دور کر دیتے ہیں۔ پس اللہ تو ہر بات کا عالم ہے، ہر بات سے واقف ہے، ہر چیز سے باخبر ہے وہ ایسے انسان کو جو اخلاقاً بد ہو اس کو اپنے قریب نہیں بٹھاتا" اپنے قریب نہیں کرتا......"

(الفضل انٹرنیشنل لندن 20- جون 1997ء)
(از خطبہ 2- مئی 1997ء)

☆......☆......☆......☆

ضروری اعلان

○ امراء کرام، صدر صاحبان اور مربیان سلسلہ کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ 27 مئی یوم قدرت ثانیہ کی مناسبت سے اپنے حلقہ میں پروگرام منعقد کر کے احباب جماعت کو معلومات بہم پہنچائیں۔ اور اپنی رپورٹ ارسال فرما دیں۔

(نظارت اصلاح و ارشاد)

محترم عبید اللہ علیم صاحب انتقال فرما گئے

○ احباب جماعت کو افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ نامور احمدی شاعر محترم عبید اللہ علیم صاحب 18- مئی 1998ء کو کراچی میں انتقال کر گئے۔ ان کی عمر تقریباً 59 سال تھی۔ موصوف دل کے عارضے میں مبتلا تھے۔ گزشتہ مجلس مشاورت پر مارچ میں ربوہ تشریف لائے تو ان پر دل کا شدید حملہ ہوا۔ کئی روز فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج رہے۔ بعد ازاں کراچی تشریف لے گئے۔ ابھی مزید علاج کا سلسلہ جاری تھا کہ دل کا ایک جان لیوا حملہ اس عظیم شاعر کو ہم سے بہت دور لے گیا۔

محترم علیم صاحب بھوپال میں پیدا ہوئے۔ انکے والد محترم کا تعلق سیالکوٹ کی بٹ برادری سے تھا۔ کراچی یونیورسٹی سے اردو ادب میں ایم اے کیا۔ پہلے ریڈیو پر اور پھر 1967ء سے 1978ء تک کراچی ٹی وی کے پروڈیوسر رہے۔ احمدی ہونے کے جرم میں ملازمت سے نکالے گئے۔

محترم علیم صاحب کا شمار اردو کے چوٹی کے شعراء میں ہوتا تھا۔ 1974ء میں آپ کے پہلے مجموعہ کلام "چاند چہرہ ستارہ آنکھیں" کو ملک کا سب سے بڑا ادبی انعام، آدم جی پرائز دیا گیا۔ اس کے اب تک قریباً 20 ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ ان کا دوسرا مجموعہ "ویران سرائے کا دیا" چند سال قبل منظر عام پر آیا۔

محترم علیم صاحب کا کلام جماعتی اخبارات و رسائل میں چھپتا رہتا ہے۔ احمدیہ ٹیلی ویژن پر بھی آپ کے ساتھ متعدد ادبی نشستیں پیش ہوتی رہتی ہیں۔ جن میں بعض میں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع بھی تشریف فرما ہو کر آپ کا کلام سنتے رہتے۔

محترم علیم صاحب کی تدفین کراچی میں ہونے کی اطلاع ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند کرے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین۔

☆......☆......☆......☆

دنیا بھی اک سرا ہے بچھڑے گا جو ملا ہے
گو سو برس رہا ہے آخر کو پھر جدا ہے
شکوہ کی کچھ نہیں جا یہ گھر ہی بے بقا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

مولانا دوست محمد شاہد - مؤرخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر

دعا کے روحانی ہتھیار سے فتح

اوائل 1905ء میں حضرت مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری نے بیعت کا شرف حاصل کیا تو آپ نے حضرت صاحب سے یہ عرض کیا کہ اب میرے مذہبی مقابلے ہوں گے مجھے سلسلہ کے خصوصی مسائل سے گہری واقفیت نہیں دعا کریں کہ مجھے کامیابی حاصل ہو۔ فرمایا۔

"آپ صاف لفظوں میں کہہ دیا کریں کہ میں نے حق کو پالیا ہے اور دعا کر کے ان سے مقابلہ اور بحث و مناظرہ کریں اللہ تعالیٰ آپ کو فتح اور غلبہ دے گا"

حضرت مولوی صاحب کا بیان ہے کہ اس کے بعد جہاں کہیں

یہ دعا کا ہتھیار استعمال کیا مجھے اللہ تعالیٰ نے..... ہر جگہ فتح بخشی"

("حیات بقاپوری" جلد اول صفحہ 31-30 ناشر مولوی عبداللطیف صاحب بہاولپوری طبع سوم)

دعا کا فوری اور اعجازی اثر

ایک دفعہ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی زیارت سے مشرف ہونے کے بعد آپ کی متعدد کتابیں لئے اپنے گاؤں واپس آ رہے تھے کہ وزیر آباد کے قریب دریائے چناب کے ایک ساحلی گاؤں ناکے پہنچے اور دریا پار کرنے کے لئے ایک برات کے ساتھ کشتی میں بیٹھ گئے جونہی کشتی دریا کے عین وسط میں پہنچی سورج غروب ہو گیا اور ساتھ ہی تیز آندھی چل پڑی جس پر تمام لوگوں میں کہرام مچ گیا اور خواجہ خضر اور پیر جیلانی کو یاد کر کے چلانے لگے۔ اس آہ و زاری کے ماحول میں جبکہ موت یقینی دکھلائی دے رہی تھی حضرت مولانا راجیکی صاحب نے خدا تعالیٰ کے حضور دعا کی:-

"اے مولا کریم اگر ہم سب لوگ اس قابل ہیں کہ اس دریا میں غرق کر دئے جائیں اور ہمارا کوئی عمل نہیں جو ہماری نجات کا موجب ہو

سکے تو پھر تو اپنے پیارے..... کی ان کتابوں کے طفیل..... اس آندھی کو چلنے سے روک دے اور ہمیں بخیریت کنارے پر لگا دے"

حضرت مولانا صاحب فرماتے ہیں کہ:-

"میں نے ایک دو مرتبہ ہی ان دعائیہ کلمات کو دہرایا تھا کہ آندھی تھم گئی اور ہم سب لوگ بخیر و عافیت کنارے پر پہنچ گئے"

حیات قدسی صفحہ 34-35 تالیف حضرت مولانا غلام رسول صاحب قدسی راجیکی شائع کردہ "سیٹھ علی محمد اے الہ دین ایم اے سکندر آباد دکن یکم ستمبر 1951ء)

غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے
اے میرے فلسفیو زور دعا دیکھو تو

پچیس سالہ مبارک زندگی

حضرت مرزا ایوب بیگ صاحب کی پچیس سالہ مبارک زندگی کے والہانہ اخلاص اور عاشقانہ رنگ کا کسی قدر اندازہ ان کے ان ایمان افروز حالات کے مطالعہ سے ہو سکتا ہے جو ان کے بھائی اور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے رفیق خاص ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب نے مرتب فرمائے چنانچہ تحریر فرماتے ہیں:-

"(موصوف)...... کامل عشق اور اخلاص کا سچا نمونہ تھا۔ حضرت...... کی مجلس میں جب وہ ہوتا تو اس نے زیادہ حضرت... کے پاس بیٹھنا اور وہ اس بات سے کبھی باز نہ رہ سکتا کہ...... کے ہر وقت پاؤں یا بازو یا کمر وغیرہ دباتا رہے اور اس کی نظر کو حضرت...... کے مبارک چہرہ سے کوئی چیز نہیں پھیر سکتی تھی۔

ہر وقت ٹکٹکی لگا کر حضرت...... کے چہرہ کی طرف دیکھتا رہتا تھا اور منہ سے درود شریف اور استغفار پڑھتا رہتا تھا اور اس کی آنکھوں سے آنسو جاری رہتے تھے اور جب حضرت..... کوئی تقریر تقویٰ و طہارت یا تزکیہ نفس کے متعلق فرماتے تو ساری جماعت میں سب سے پہلا انسان ہوتا جس کا پیرہن آنسوؤں سے تر ہوتا تھا

..... بارش اور آندھی کوئی چیز اس کو قادیان کے سفر سے روک نہ سکتی تھی۔ بہت دفعہ یہ اتفاق ہوا کہ وہ بارش میں بھیگتا ہوا قادیان پہنچا اور چونکہ برسات میں اکثر اوقات قادیان ایک جزیرہ بن جاتی ہے وہ کمر تک بلکہ اس سے بھی زیادہ پانی

باقی صفحہ 7 پر

آج کا دن

21th May 21- مئی

تاریخ احمدیت

1879ء حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا تحریری مباحثہ پنڈت اگنی ہوتری سے شروع ہوا۔ یہ پنجاب میں برہمو سماج کے مشہور اور سرگرم لیڈر تھے اور انہی کے اخبار ہندو باندھو میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا آریہ سماج سے مقابلہ ہوتا رہا۔ اور اس میں پنڈت صاحب نے ثالث کی حیثیت سے آریہ سماج کے مقابل حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے دلائل کی برتری کا کھلے لفظوں میں اعتراف کیا تھا۔ اس کے بعد حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا پنڈت اگنی ہوتری سے ضرورت الہام کے متعلق پرائیویٹ تحریری مباحثہ شروع ہو گیا۔ جو 21- مئی 1879ء سے 17- جون 1879ء تک جاری رہا۔ دوران مباحثہ میں پنڈت صاحب نے لکھا کہ اس پرائیویٹ گفتگو کو اخبار میں شائع کر دیا جائے۔ حضرت صاحب نے اس سے اتفاق رائے کرتے ہوئے یہ تجویز پیش فرمائی کہ ایک فاضل نامی گرامی برہمو مثلاً مسٹر کیشپ چندر سین اور ایک انگریز کو بطور ثالث نامزد کر کے ان کی رائے بھی شامل اشاعت کی جائے جو محض اس قدر فیصلہ پر اکتفا نہ کریں کہ ہماری رائے میں یہ ہے یا وہ ہے بلکہ ہر ایک فریق کی دلیل اپنے بیان سے توڑیں یا بحال رکھیں تا قارئین کو اصل نتیجہ تک پہنچنے میں آسانی ہو۔ پنڈت صاحب کو جب یہ تجویز پہنچی تو وہ سناٹے میں آ گئے۔ اور باوجودیکہ حضرت اقدس نے ثالثوں میں برہمو سماجی لیڈر اور ایک غیر جانبدار انگریز رکھا تھا اور کسی مسلمان کو اس میں شامل نہیں کیا تھا بلکہ ان کی نامزدگی کا معاملہ بھی انہی پر چھوڑا تھا۔ مگر انہوں نے یہ معقول اور سراسر مفید تجویز تسلیم کرنے کی بجائے صرف گزشتہ خط و کتابت ہی شائع کر کے بالکل سکوت اختیار کر لیا۔ پھر آٹھ سال گذرے تو 16- فروری 1878ء کو برہمو سماج کو خیرباد کہہ دیا اور ایک تیسرا فرقہ "دیو سماج" نامی قائم کر لیا۔ پہلے تو وہ فقط ضرورت الہام کے قائل نہیں تھے۔ اب حق و صداقت کے مقابلہ کا عبرتناک انجام یہ ہوا کہ خدا کے بھی منکر ہو گئے۔

(تاریخ احمدیت جلد اول ص 199

1951ء ربوہ میں ٹیلی فون کا اجراء ہوا

ربوہ کے قیام کے بعد سٹیشن، ڈاک خانہ اور تار گھر کھلنے کے بعد 21- مئی 1951ء بروز پیر سے ٹیلی فون کا سلسلہ جاری ہوا۔ اور ربوہ سے پہلا فون شام کے وقت امیر صاحب جماعت احمدیہ قادیان کو کیا گیا جو حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے درج ذیل الفاظ پر مشتمل تھا۔ جماعت کو سلام، بیماروں کی عیادت اور دعاؤں کی تحریک

(روزنامہ الفضل ربوہ 24- مئی 51ء)

تاریخ عالم

1904ء فٹ بال کی عالمی تنظیم فیڈریشن انٹرنیشنل آف دی فٹ بال ایسوسی ایشن" قائم ہوئی۔ اس ایسوسی ایشن کے زیر انتظام 1930ء میں فٹ بال کے عالمی کپ کا انعقاد کیا جو 13- جولائی کو یوراگوئے میں ہوا۔ اس کے بعد سے اب تک ہر چار سال بعد فٹ بال کے عالمی مقابلے بڑی باقاعدگی سے منعقد ہو رہے ہیں۔

ان مقابلوں میں 1978ء کے بعد سے اب تک اس عالمی مقابلہ میں 24 ٹیمیں حصہ لیتی ہیں۔ جبکہ سب سے پہلے مقابلہ میں صرف تیرہ ٹیمیں شامل ہوئی تھیں۔

فٹ بال کو سب سے مقبول کھیل ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ یہ دنیا کا سب سے زیادہ کھیلا اور دیکھے جانے والا کھیل ہے۔ اور اس کے بغیر کوئی عالمی کھیلوں کا اجتماع مکمل نہیں سمجھا جاتا۔

1688ء مشہور انگریز شاعر الیگزینڈر پوپ پیدا ہوا۔ اگرچہ اس نے کسی روایتی سکول میں کوئی تعلیم حاصل نہیں کی پھر بھی انیس برس کی نوعمری کے زمانے میں اسے اچھی نظمیں کہنے کا ملکہ حاصل ہو گیا تھا۔ اس زمانہ کی اس کی نظموں میں شاعری پختگی اور فنکارانہ مہارت عروج پر پہنچ چکی تھی۔

1720ء میں اس نے ہومر (Homer) کی مشہور رزمیہ نظم ائیلڈ (Iliad) اور اوڈیسی (Odyssey) کا انگریزی زبان میں ترجمہ کیا جو اس کا ایک بڑا کارنامہ تھا۔ نظموں کے علاوہ اس نے تنقیدی مضامین بھی لکھے۔ 30- مئی 1744ء کو اس کی وفات ہوئی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تسلسل کے لئے دیکھیں
الفضل 12- مئی 98ء

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی

مجلس عرفان

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی مجلس عرفان علم و معرفت کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے- قانونی پابندیوں کی وجہ سے اس میں کئی تبدیلیاں کرنی پڑتی ہیں- احباب کرام اصل کیسٹ ملاحظہ فرمائیں تو صحیح لطف حاصل کر سکتے ہیں-

دورہ آسٹریلیا-3- اکتوبر 83ء

مرتبہ-یوسف سلیم ملک صاحب-

احمدی کلچر اور اس کا فلسفہ

رہی یہ بات کہ اس کا فلسفہ کیا ہے تو دراصل یہی وہ نکتہ ہے جس کے متعلق بعض لوگ مغربی ممالک میں بھی مجھ سے پوچھتے رہے ہیں- آپ کے دل کو جو چیز کھٹکتی ہے وہ یہ ہے کہ معاشرہ بظاہر بڑا اچھا ہے- موسیقی انسانی فطرت کی ایک آواز ہے یہ ایک لطیف فن ہے احمدیت اس سے کیوں محروم کرے اور اس کلچر کو بلاوجہ کیوں Condemn کرے، قومیں آج کل فنون لطیفہ میں بڑی ترقی کر رہی ہیں- تو یاد رکھنا چاہئے کہ اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ دین حق انسان کو کسی لطیف چیز سے محروم کرنے کی بجائے اس کو ری ڈائریکٹ کرتا ہے یعنی اس کا رخ کسی بہتر چیز کی طرف موڑ دیتا ہے اور اس کو Channelise کرتا ہے- یہ امر واقعہ ہے کہ جو لوگ موسیقی میں مگن ہو جاتے ہیں یا جو لوگ ڈراموں میں پڑ جاتے ہیں ان کا اسی حد تک اللہ تعالیٰ کی یاد سے، اس کی طرف بڑھنے سے جو لطف آتا ہے اس سے کچھ تعلق ٹوٹتا جاتا ہے انسان کا ذہن یک طرفہ کام کرتا ہے- اللہ تعالیٰ نے یہ جو لطیف جذبات پیدا کئے ہیں ان کو اگر آپ ہر جگہ پھیلنے دیں گی تو یہ Exhaust ہو جاتے ہیں اور پھر یہ کوشش کے کسی طرف جا نہیں سکتے یہ جو Resistance ہے یہ ایک سائنٹیفک Phenomena ہے- ہر انسان میں کچھ تمنائیں ہوتی ہیں ان کو اگر آپ کھلے طور پر پھیلنے دیں گی تو جدھر چاہیں گی بہہ جائیں گی، جو رستہ مشکل ہے اس کو اختیار ہی نہیں کر سکتیں- اس لئے سائنس کا یہ اصول ہے کہ جو پاور ہے، سورس آف انرجی ہے اس کو حفاظت سے رکھو اور اس کو وہاں سے گذارو جہاں جا کر وہ کچھ پروڈیوس کر سکیں تو آپ کی دوسری چینل بند کر کے اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی طرف متوجہ کرتا ہے تاکہ آپ کو خدا تعالیٰ سے اعلیٰ لذات ملنی شروع ہو جائیں جن کا عام لوگوں کو پتہ ہی کچھ نہیں- اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کے پیار میں اور اس کی یاد میں جو لذات حاصل ہوتی ہیں وہ اصلی ہیں اور اتنی زیادہ ہیں کہ ان کے مقابلہ میں ان چیزوں کی کوئی اہمیت نہیں رہتی چنانچہ حضرت (بانی سلسلہ) نے فرمایا کہ ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں- اب اگر ایک آدمی ڈراموں اور دوسری کلچرل سرگرمیوں میں حصہ لینے لگے تو یہ چیزیں آہستہ آہستہ اسے اپنی طرف کھینچ لیتی ہیں- اب جتنی مغربی قومیں ہیں یہ خدا سے اور مذہب سے اس لئے دور ہو چکی ہیں کہ ان کا ایک کلچرل رخ بن چکا ہے ان کو اپنے جذبات کے اظہار کی ایک راہ مل گئی ہے اب ان کو اس سے بوریت ہو رہی ہے اور تباہی نظر آ رہی ہے لیکن وہاں سے اس کو توڑ کر دوسری طرف منہ کرنا ان کی طاقت میں نہیں رہا- ان میں سے بعض نیک بندے ہیں جو اس کلچر کو توڑ دیتے ہیں پھر ادھر آ جاتے ہیں- پس جو سائنسی لحاظ سے بدیہی باتیں ہیں ان کو دین حق کس طرح نظرانداز کر سکتا ہے اگر وہ ساتھ یہ بھی دعویٰ کرے کہ حکیمانہ مذہب ہے- فطرت کا مذہب ہے- چنانچہ حضرت (بانی سلسلہ) نے آنحضرت ﷺ کی تعریف میں جو قصیدے کہے ہیں ان میں آپ کی قوت قدسیہ کے ضمن میں صحابہ کا ذکر کیا ہے- آپ فرماتے ہیں عربوں میں نسلاً بعد نسل شراب پینے کی گندی عادتیں تھیں لیکن دین حق آیا تو وہ ان کو ترک کر کے مسلمان ہو گئے- شراب بھی تو کلچر کا ایک حصہ ہے- ساری دنیا کی کلچر میں شراب پینا بڑا اہم کردار ادا کرتا ہے مگر مسلمانوں نے اسے ترک کر دیا اور راتوں کو اٹھ اٹھ کر اللہ تعالیٰ کی یاد میں وہ آنسو بہانے لگے تو ان کو شرابوں سے زیادہ اللہ کی عبادتوں میں مزہ آنا شروع ہو گیا-

مذہب کا کلچر کے ساتھ کبھی کامپرومائز نہیں ہوا

آپ یہ نہ بھولیں کہ عرب قوم صرف شراب کی عادی تھی اور کلچر میں دنیا سے پیچھے تھی- یہ مغربی قوموں کا وہم ہے کہ صرف ہم نے کلچر میں ترقی کی ہے- ہر زمانے کا انسان اپنی کلچر میں ایڈوانس تھا اور عرب گانے کے اتنے شوقین تھے کہ ہر وقت موسیقی اور شراب اور عورت اور ڈانس اور اس قسم کی چیزیں ان کی زندگی کا حصہ تھیں- تو آپ یہ نہ سمجھیں کہ کوئی بیک ورڈ زمانہ تھا ان کو پتہ نہیں تھا- ہر وقت کے زمانے نے اپنی کلچر کو ترقی دی ہے- جب انسان نے اس کلچر کو توڑا ہے تو پھر وہ مذہب کی طرف مائل ہوا ہے- مذہب کا کلچر کے ساتھ کبھی کامپرومائز نہیں ہوتا-

رضوانہ- مجھے تسلی نہیں ہے-

حضرت صاحب- آپ بے شک مطمئن نہ ہوں آپ آزاد ہیں آپ اپنا رستہ اختیار کریں میں آپ کو وہ باتیں بتا رہا ہوں جو زندگی کے حقائق پر مشتمل ہیں- آپ کا ٹیسٹ موجودہ کلچر کے مطابق ڈھل گیا ہو گا- دین حق یہ نہیں کہتا کہ ہر آدمی کے ٹیسٹ کے مطابق ہم اس میں ڈھل جائیں- دین حق ایک مختلف مذہب ہے جس کا ٹیسٹ اس سے مختلف ہو چکا ہے اس کا حق ہے اس کو چھوڑ دے لیکن دین حق نہیں بدلے گا یہ میں آپ کو بتا دیتا ہوں-

رضوانہ- میرے ذہن میں یہ آتا ہے کہ موسیقی، مصوری اور ڈرامہ وغیرہ کو انسان اپنے احساسات کے اظہار کے لئے استعمال کرتا ہے یہ نیچرل ہے یہ ہر کلچر میں نظر آئے گا نہ صرف مغرب میں بلکہ مشرق میں بھی، گاؤں میں بھی اور شہر میں بھی-

حضرت صاحب کیا آپ کو بدکاری ہر جگہ نظر نہیں آتی؟

رضوانہ- لیکن اس کا میں ذکر کرنے والی ہوں جو Vulgarity ہے میں اس کو ناپسند کرتی ہوں-

حضرت صاحب کیوں؟ آپ کا کیا حق ہے جب کہ وہ ہر طبقے میں نظر آتی ہے- اسی پیمانے سے ایک چیز کو آپ ناپسند کر رہی ہوں اور دوسری کو نہیں کر رہیں- جب نیچرل کی بات کرتی ہیں تو یہ سب کچھ نیچرل ہے- اب یہ مغربیت جنسی درندگی کر رہی ہے نیچرل کہہ کر کر رہی ہے میں نے ان کی کتابوں میں جو کچھ پڑھا ہے وہ ایسی گندگی ہے جس کو میں بیان نہیں کر سکتا لیکن ایسی کتابوں کی بھاری تعداد میں اشاعت ہو رہی ہے جن میں ان کے سائیکلوجسٹ کہتے ہیں کہ "نیچر" ہے اس کو دبانے کا مطلب ہی کوئی نہیں یہاں تک کہ ان ملکوں میں ہم جنسی قانوناً جائز ہو گئی ہے-(-)

نیچرل خواہشات اور تمناؤں کو کلچر کرنے کا نام اخلاقیات ہے

مذہب نیچرل فورسز کو Harness کرنے کا نام ہے جس کو یہ نہیں پتہ اس کو مذہب کے فلسفہ کی کس طرح سمجھ آئے گی- اس کی مثال سیلاب کا پانی ہے جو نیچرل نہیں لیکن نیچرل ہے بھی کیونکہ پانی جہاں مرضی جائے وہ تباہی مچاتا ہے لیکن جب اس پانی کو مسخر کیا جاتا ہے تو نیچرل نہیں رہنے دیا جاتا باقاعدہ چینل میں سے گذارنے کے لئے اس کے اوپر ایک مشین چلتی ہے تو وہی سیلاب بجائے اس کے کہ تباہی مچائے وہ بجلی بنتا ہے ایک طاقت پیدا ہوتی ہے جو آپ کے کام آتی ہے پنکھے چلاتی ہے ہر قسم کی راحت کے سامان مہیا کرتی ہے ٹیوب ویل چلاتی ہے زراعت کا کام کرتی ہے- کیا فرق ہے سیلاب میں اور اس مصنوعی چیز میں- یہ اَن نیچرل ہے اور وہ نیچرل ہے تو اگر خدا انسانی فطرت میں یہ تمنائیں نہ رکھتا تو وہ استعمال کیا کرتا کس جذبے کو کام میں لاتا- ہر انسان جو رخ اختیار کرتا ہے اس کے پیچھے کوئی طاقت ہونی چاہئے- تو نیچرل سے تو انکار ہی کوئی نہیں کر رہا- لیکن ایک جگہ جب آپ کھڑی ہو جاتی ہیں اس کا کوئی حق نہیں- جب نیچرل ازم کو اختیار کرنا ہے تو پھر آپ کے جی میں جو آئے وہ کرتی پھریں کیونکہ نیچر میں تو کوئی قید نہیں لگائی گئی کہ یہاں تک نیچرل ہے اور آگے اَن نیچرل ہے نیچرل تو پھر وہ ہے جو درندگی ہے- ارتقاء میں جو انسان پہنچا ہے اس کی حرکت نیچر سے نکلی ہے یہ ساری بنیادی تمنائیں ہیں جنہوں نے مختلف شکلیں اختیار کی ہیں اوپر آ کر کچھ کو آپ مہذب کہہ لیتے ہیں اور کچھ کو غیر مہذب کہہ لیتے ہیں لیکن وہ نیچرل ازم کی حدود کے اندر رہتی ہیں آپ یہ نہیں کہہ سکتیں کہ یہاں سے نیچرل ازم ختم ہو گیا اور وہاں سے شروع ہو گیا- اس لئے اگر نیچرل ازم کی تلاش کرنی ہے تو ہر آدمی آزاد ہے بے شک کرے لیکن اسلام کیوں اس کی خاطر تبدیل ہو- اسلام تو ان تمناؤں کو کلچر کرتا ہے تو اس کے ٹیسٹ Taste بدل جاتے ہیں اس کو اعلیٰ لذات آنی شروع ہو جاتی ہیں جن کا عام دنیا کے آدمی تصور بھی نہیں کر سکتے اور پھر انسان تیار ہوتا ہے بعد کی زندگی میں جہاں یہ نیچرل ازم ہے ہی نہیں- حضرت (بانی سلسلہ) نے (-) اصول کی فلاسفی میں اس مضمون پر بڑی تفصیل سے روشنی ڈالی ہے جو آپ نے پڑھی بھی ہوئی ہے لیکن معلوم ہوتا ہے زیادہ گہرائی سے نہیں پڑھی- آپ نے Nobility کا تصور ہی یہ بتایا ہے کہ انسان کی تمام نیچرل خواہشات اور تمناؤں کو کلچر کیا جائے اسی کا نام اخلاقیات ہے-

دین حق اور مصوری

رضوانہ- یہ نکتہ میں نے خاص طور پر نوٹ کیا ہے بلکہ میں چونکہ خود مصور ہوں اور میں نے فائن آرٹس میں ماسٹر کیا ہے تو اس لئے مجھے اس بات میں دلچسپی ہے کہ میں اپنے اس مشغلے کو کس طرح سے قابل عمل بنا سکوں-

حضرت صاحب- پھر تو مصوری کے متعلق جو دینی تعلیم ہے وہ پوچھئے کیا ہے؟ اصل میں مصوری جو حرام ہے وہ صرف وہی مصوری ہے جس میں ان بتوں اور معبودان باطلہ کی تصویریں بنائی جاتی تھیں جن کی پرستش کی جاتی تھی-

حضرت رسول کریم ﷺ کے زمانے میں مصوری نام تھا جھوٹے خداؤں کی تصویریں کھینچنے کا- اور انسان کی تصویر کھینچنا یا مناظر کی تصویر کھینچنا اس وقت مروج ہی نہیں تھا-

جہاں تک مصوری کے حلال حرام کے بارہ جماعت احمدیہ کے مسلک کا تعلق ہے تو جیسا کہ میں نے آپ کو بتایا تھا کہ اس کی ادنیٰ حالت میں کسی مصور کو بھی غیر احمدی یا احمدیت کے باہر نہیں قرار دیا جاتا کیونکہ یہ بنیادی باتوں میں داخل نہیں یہ Refinement میں آتا ہے جس طرح تہذیب کا ایک Refinement ہے ہر آدمی مصور نہیں ہوتا لیکن دنیوی کلچر میں جو لوگ ایڈوانس ہیں وہ مصور بنتے ہیں اس لئے احمدیت میں Refine ہونے کے لحاظ سے ہر آدمی ایک درجے کا نہیں- جیسا آپ یہ پوچھیں گی کہ احمدیت میں Refinement کس طرح آنی چاہئے تو میں اس کا وہی جواب دوں گا جو میں نے پہلے دیا ہے کہ ہر اس چیز کی تلاش کریں اور اپنے ذہن کو Develop کریں اس طرح کہ جس میں آپ کی لذات اللہ تعالیٰ کی طرف مائل

باقی صفحہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عاصم جمالی

قسط دوم آخر

اس نیک نیت حاکم کا تذکرہ جاری رہے گا

کیپٹن ایم-ڈبلیو-ڈگلس

تذکرہ جاری رہے گا رومی حکومت کے پیلاطوس اور انگریز منصف سرڈگلس کا تذکرہ کرنے کے بعد حضرت صاحب کشتی نوح میں ہی فرماتے ہیں۔

یہ فرق ہماری جماعت میں ہمیشہ تذکرہ کے لائق ہے۔ جب تک ... قائم ہے اور جیسے جیسے یہ جماعت لاکھوں کروڑوں تک پہنچے گی ویسی ویسی تعریف کے ساتھ اس نیک نیت حاکم کا تذکرہ جاری رہے گا اور یہ اس کی خوش قسمتی ہے کہ خدا نے اس کام کے لئے اس کو چنا۔

سرڈگلس کی زندگی کے دوران احباب جماعت احمدیہ کا موصوف سے مسلسل رابطہ رہا۔ جو کوئی بھی موصوف سے ملنے گیا آپ نے اس کے روبرو بڑی خندہ پیشانی سے مقدمہ اقدام قتل کے فیصلے کی تفصیلات بیان کیں۔ قبل اس کے کہ ایک جھلک سرڈگلس سے ملنے والے احباب کی گفتگو کی پیش کی جائے۔ بے جانہ ہوگا کہ ایک نظران کے ذاتی سوانح پر بھی ڈال لی جائے۔

ذاتی حالات کیپٹن ڈگلس کا پورا نام کیپٹن مانٹیگو ولیم ڈگلس تھا۔ آپ 1864ء میں پیدا ہوئے۔ جس وقت ڈگلس نے گورداسپور میں حضرت صاحب پر دائر مقدمہ اقدام قتل کا فیصلہ کیا اس وقت ڈگلس کی عمر 34 سال تھی موصوف خود ایک مسیحی تھے اور یہ ان کی جوانی اور جوش کا زمانہ تھا مگر انہوں نے حق و صداقت کی خاطر انصاف سے کام لیا۔

بعد میں کیپٹن ڈگلس میجر کے عہدے پر ترقی پا گئے اور پھر کرنل بنے۔ ریٹائر ہونے سے قبل آپ جزائر انڈیمان کی چیف کمشنری کے عہدہ پر فائز تھے۔

ڈگلس کے والد کا نام سر جیمز ڈگلس تھا۔ سر جیمز ڈگلس نے PENINSULA WAR کے دوران ڈلنگٹن میں چیف آف سٹاف کے طور پر خدمات انجام دیں۔ ڈگلس کے والد صاحب کا انتقال 1894ء میں ہوا۔ وفات کے وقت سر جیمز ڈگلس ماریشس میں قائمقام نو آبادیاتی سیکرٹری کے طور پر خدمات سرانجام دے رہے تھے۔ کرنل مانٹیگو ولیم ڈگلس کی دو بیٹیاں تھیں اور ایک بیٹا۔ بڑی بیٹی کا نام E.M.DOUGLAS تھا جو ڈینٹسٹ تھیں اور CHATHAM میں رہائش پذیر تھیں۔ دوسری بیٹی کا نام ہیلن الزبتھ ڈگلس پولینی تھا۔ اور رہوڈیشیا میں رہائش پذیر تھیں۔ کرنل ڈگلس کے بیٹے کا نام آرچ بالڈ سٹیئر مانٹیگو ڈگلس تھا جو ڈاکٹری کے پیشہ سے وابستہ تھے۔ آرچ بالڈ سٹیئر نے اپنی زندگی تحفظ ملیریا کی مہم میں ملایا' برطانوی گیانا' سیرالیون' گولڈ کوسٹ شمالی افریقہ' اٹلی اور انڈیا میں گذار دی۔

دلچسپیاں کرنل ڈگلس کو انڈین فلاسفی اور انڈین رسم و رواج سے بطور خاص دلچسپی تھی۔ موصوف مصوری سے دلچسپی رکھتے تھے۔ اور انہوں نے ایک دفعہ حضرت صاحب کی پنسل سے تصویر بنائی جب اس کا موازنہ اصل تصویر سے کیا گیا تو بہت مشابہت تھی۔ 1955ء میں کرنل ڈگلس نے چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ (سابق امام بیت الفضل لنڈن) کو ایک مصوری کا تحفہ بھی دیا۔ اس پر کرنل صاحب کے دستخط اور سال درج ہے۔ تصویر میں ایک کپاس کا سفید پھول ہے اس کے ساتھ کپاس کا بند ڈوڈا بھی ہے جو کپاس کی دو ٹہنیوں کے ساتھ البتہ ہیں جن پر کپاس کے سوکھے ہوئے پتے آویزاں ہیں۔ تصویر رنگ دار ہے اور رنگوں کی سج دھج اب بھی برقرار ہے۔ یہ نمونہ مصوری جناب سید عبدالحی شاہ صاحب ناظر اشاعت کے پاس اب محفوظ ہے۔

اس مضمون میں ڈگلس اور اس کے بیٹے اور بیٹیوں کی صوبیدار میجر ریٹائرڈ سلیم اللہ آف نوشہرہ کے ساتھ خط و کتابت سے اخذ کردہ معلومات سے استفادہ کیا گیا اور درج بالا حالات کا اکثر حصہ اس ماخذ سے مستفاد ہے۔

1945ء میں کرنل ڈگلس بیت الفضل لنڈن کے ہی علاقہ میں تین چار میل دور قیام پذیر تھے۔ چوہدری ظہور احمد باجوہ صاحب جب ان سے ملنے گئے تو وہ مکان کے اوپر والے حصہ میں رہائش پذیر تھے اور اکیلے ہی رہتے تھے۔ باجوہ صاحب نے ڈگلس کو بڑا خوش مزاج پایا۔ کرنل ڈگلس اپنے ہی ہاتھ سے چائے وغیرہ بنا کر پیش کرتے تھے۔

تصانیف کرنل ڈگلس لنڈن کی شیکسپیئر سوسائٹی کے صدر بھی رہے تھے۔ ان کی وفات پر لنڈن ٹائمز نے جو مخابراتی فیچر لکھا اس میں ان کی تین تصانیف کا تذکرہ ہے جو ان عنوانات پر مشتمل تھیں اور ان کی تلاش و جستجو جاری ہے۔

پہلی کتاب کا نام

THE CASE FOR THE EARL OF OXFORD AS SHAKESPEARE

(مطبوعہ 1932)

دوسری کتاب کا نام

LORD OXFORD WAS SHAKES PERE

ہے جو 1934ء میں لکھی گئی تھی۔

تیسری کتاب کا نام

LORDOXFORDANDTHESHAKES PERE GROUP

ہے جو غالباً 1953ء سے قبل کی لکھی ہوئی معلوم ہوتی ہے کیونکہ کتاب مذکور کا ذکر جناب شیخ مبارک احمد صاحب نے اپنے مضمون کرنل ڈگلس کے ساتھ ایک ملاقات مطبوعہ المصلح کراچی 28 ستمبر 1953ء میں کیا ہے۔

وفات کرنل ڈگلس کی وفات لنڈن میں 25 فروری 1957ء کو 93 سال کی عمر میں ہوئی۔ آپ کی وفات پر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے جماعت احمدیہ کی طرف سے ایک دلی ہمدردی کا پیغام بتوسط امام بیت الفضل لنڈن بھجوایا تھا جسے روزنامہ الفضل ربوہ نے اپنی یکم مارچ 1957ء کی اشاعت میں نقل کیا ہے۔ جو ان الفاظ پر مبنی تھا۔

"کرنل ڈگلس کی وفات کی اطلاع پہنچی۔ ان کے خاندان کو دلی ہمدردی کا پیغام پہنچا دیں۔ ان کا وہ دلیرانہ اور دیانتدارانہ رویہ جو انہوں نے اس مقدمہ میں اختیار کیا۔ جو آج سے ساٹھ سال قبل حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے خلاف ایک مسیحی پادری کی طرف سے جھوٹے طور پر کھڑا کیا گیا تھا۔ ہماری یاد میں ہمیشہ تازہ رہے گا۔"

اب آخر میں ناچیز چند ایک ایسی ملاقاتوں کا ذکر کرکے اس تقریر کو ختم کرتا ہے جو کرنل ڈگلس سے حضرت امام جماعت الثانی نے اور دیگر احباب جماعت نے کیں۔

حضرت امام جماعت الثانی کی ملاقات

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کرنل ڈگلس سے اپنی 1924ء کی ملاقات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"(کرنل ڈگلس) نے خود مجھے سنایا کہ ایک دن میں گھر میں بیٹھا ہوا تھا اور ایک ہندوستانی آئی سی ایس آیا ہوا تھا۔ اس نے مجھ سے دریافت کیا کہ آپ اپنی زندگی کے عجیب حالات میں سے کوئی ایک واقعہ بتائیں تو میں نے اسے یہی مرزا صاحب والا واقعہ سنایا۔ میں یہ واقعہ سنا رہا تھا کہ بیرے نے ایک کارڈ لاکر دیا اور کہا باہر ایک آدمی کھڑا ہے جو آپ سے ملنا چاہتا ہے میں نے کہا اس کو اندر بلا لو۔ جب وہ شخص اندر آیا تو میں نے کہا نوجوان میں آپ کو جانتا نہیں۔ آپ کون ہیں اس نوجوان نے کہا آپ میرے والد کو جانتے ہیں۔ آپ ان کے واقف ہیں۔ ان کا نام پادری وارث دین تھا۔ میں نے کہا ہاں میں ابھی ان کا ذکر کر رہا تھا۔ وہ نوجوان کہنے لگا۔ ابھی تار آئی ہے کہ وہ فوت ہو گئے ہیں۔ وارث دین ایک پادری تھا جس نے ڈاکٹر مارٹن کلارک کو خوش کرنے کے لئے اس کی طرف سے یہ ساری کارروائی کی تھی مگر خدا تعالیٰ نے ڈپٹی کمشنر صاحب پر حق کھول دیا اور خود جو گواہ تھا۔ اس نے بھی اقرار کرلیا کہ جو کچھ کیا جارہا ہے یہ سب جھوٹ ہے۔ مگر عین اس وقت جب سرڈگلس وارث دین کا ذکر کر رہے تھے اس کے بیٹے کا وہاں آنا اور اپنے والد کی وفات کی خبر دینا عجیب اتفاق تھا۔ سرڈگلس اپنی موت تک جس احمدی کو بھی ملتے رہے اسے یہ واقعہ سناتے رہے۔"

(حیات طیبہ مصنفہ شیخ عبدالقادر سوداگرمل)

حضرت چوہدری ظفراللہ خاں صاحب کی ملاقات حضرت چوہدری ظفراللہ خاں صاحب نے بیان فرمایا۔

میں نے دو مرتبہ کرنل ڈگلس سے لندن میں ملاقات کی ہے۔ ایک مرتبہ تو مکرمی مولانا عبدالرحیم درد صاحب موصوف بھی میرے ساتھ تھے کرنل صاحب نے بیان کیا کہ جب مقدمہ اقدام قتل کے سلسلہ میں حضرت مرزا صاحب میری عدالت میں تشریف لائے تو آپ کو دیکھتے ہی مجھ پر یہ اثر ہوا کہ جو الزام اس شخص پر لگایا جارہا ہے وہ بالکل غلط ہے۔

دوسری بات کرنل صاحب نے یہ بیان کی تھی کہ

میرا پختہ ایمان ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ سچے نبی تھے اور میرا یہ بھی ایمان ہے کہ مرزا غلام احمد سچے ہیں۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی ملاقات حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب نے بھی کرنل ڈگلس سے ملاقات کی تھی۔ الحکم جوبلی نمبر میں جو تصویر حضرت مصلح الموعود کی کرنل ڈگلس کے ساتھ چھپی ہوئی ہے وہ حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کی ہی کھینچی ہوئی ہے۔

شیخ مبارک احمد صاحب کی ملاقات شیخ مبارک احمد صاحب ابن خان ارجمند خان صاحب موصوف اپنے مضمون مطبوعہ المصلح میں کرنل ڈگلس صاحب سے اپنی ملاقات کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

اگرچہ انہوں نے ربوہ کو دیکھا تو نہیں تھا مگر ان کا حافظہ انہیں اس قطعہ اراضی کو LOCATE کرنے میں اس قدر ممد ثابت ہوا کہ فوراً وہ جگہ پہچان لی اور کہا کہ وہاں سے کئی دفعہ انہیں گزرنے کا اتفاق ہوا۔

ڈگلس پورہ کرنل ڈگلس فیصل آباد (لائل پور) میں بھی تعینات رہے تھے اور ان کے نام سے فیصل آباد میں ایک محلہ ڈگلس پورہ اب بھی موجود ہے۔ شاید انہیں ایام میں کہیں جاتے ہوئے موجودہ ربوہ کے پاس سے گزرے ہوں۔

احمدیت کا مقصد جناب مولانا جلال الدین صاحب شمس موصوف نے مورخہ 30 جولائی 1939ء کی میٹنگ منعقدہ بیت الفضل لندن میں کرنل ڈگلس کو صدارت کے لئے بلایا تھا۔ موصوف نے اپنے صدارتی خطاب میں بیان کیا:۔

مجھ سے بارہا یہ سوال کیا گیا ہے کہ احمدیت کا سب سے بڑا مقصد کیا ہے؟ میں اس سوال کا جواب یہی دیتا ہوں کہ دین حق میں روحانیت کی روح پھونکنا۔ بانی جماعت احمدیہ نے آج سے پچاس برس پیشتر یہ معلوم کرلیا کہ موجودہ زمانہ میں مذہب اور سائنس کا میلان کس طرف ہوگا۔ مثلاً یہ کہ مادہ فنا ہو جاتا ہے۔ اور اس مادی زندگی کے بعد ایک روحانی زندگی جاری ہوگی۔ پروفیسر جینز اپنی کتاب MYSTERIOUS WORLD میں لکھتے ہیں کہ مادہ غیر فانی چیز نہیں ہے۔ اور دنیا

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حافظ عبدالحلیم

شذرات

اخبارات و رسائل کے مفید اقتباسات

امام مہدی کا ظہور ہو گیا ہے

تنظیم اسلامی کے امیر اور تحریک خلافت پاکستان کے داعی ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا ہے کہ مجھے یقین ہے کہ امام مہدی کا ظہور ہو گیا ہے۔ لیکن مجھے معلوم نہیں کہ وہ کہاں ہیں اور کون ہیں؟ قرائن سے یہ لگتا ہے اللہ تعالیٰ کو آنکھوں سے نہیں دیکھا مگر مانتے ہیں نشانات سے یہی پتہ چلتا ہے کہ شائد ظہور ہو گیا ہے۔ انہوں نے کہا حدیث میں جو خبریں دی گئی ہیں کہ ظہور مہدی سے قبل جس طرح کے واقعات ہوں گے حالات تیزی سے اس رخ پر جا رہے ہیں یہ صرف میرا ہی نہیں اور لوگوں کا بھی خیال ہے' یہ بات میرے علم میں ہے کہ تبلیغی جماعت کا بھی یہی خیال ہے اور اس لئے جماعت کے کئی لوگ ہر سال حج کے لئے جاتے ہیں کہ وہاں امام مہدی کا ظہور ہو گا۔ انہوں نے کہا کہ میری ظہور مہدی سے مراد شیعہ عقیدے کے مطابق نہ سمجھیں کہ وہ پوشیدہ ہیں اور ظاہر ہوں گے۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا کہ کوئی شخص مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ میں آکر وہاں ظاہر ہو گا اور لوگ بیعت کریں گے' یہ حالات سعودی عرب میں بہت نظر آ رہے ہیں۔

(روزنامہ نوائے وقت لاہور 7 اکتوبر 96ء)

خوشخبری کے بعد

مظفر حسین رکن آل پاکستان ایجوکیشن کانگرس ڈاکٹر اسرار احمد کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ "ابھی کچھ زیادہ عرصہ نہیں گذرا کہ ڈاکٹر صاحب موصوف نے امام مہدی کے ظہور کی خوشخبری سنا کر "پوری نام نہاد امت مسلمہ" "نام نہاد اسلامی ممالک" اور "نام نہاد اسلامی اقوام" کے لئے سامان بشارت و مسرت کیا تھا اور ہم سمجھنے لگے تھے کہ "نام نہاد ملت اسلامیہ" کے دن پھرنے والے ہیں اور قیام خلافت بس چند سال کی بات ہے۔ لیکن ڈاکٹر صاحب نے جلد ہی دامن صبر کو ہاتھ سے چھوڑ دیا اور اب انہیں " **یستبدل قوماً غیرکم** " کے امکانات زیادہ نظر آتے ہیں۔ شاید ڈاکٹر صاحب نے اپنے تازہ فرمودات کے مضمرات پر پوری طرح غور نہیں فرمایا۔ انہیں یاد ہونا چاہئے کہ ان کی تنظیم .....اور تحریک خلافت اسی "نام نہاد امت مسلمہ" کا حصہ ہیں اور خدانخواستہ "نام نہاد امت مسلمہ" ڈوبی تو تنظیم اسلامی اور تحریک خلافت کے لئے بھی ابھی کشتی نوح تیار نہیں ہوئی۔ نیز انہیں یہ بھی معلوم ہونا چاہئے کہ "نام نہاد امت مسلمہ" نبی کریم ﷺ پر ایمان بلکہ اس ایمان کی جزئیات تک کے بارے میں اس قدر حساس ہے کہ قادیانی اگرچہ موحد ہیں نبی کریم ﷺ کو رسول مانتے ہیں شریعت محمدیہ کی پیروی کرتے ہیں لیکن ختم نبوت پر ایمان نہ رکھنے کی بناء پر دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ اور غیر مسلم شمار ہوتے ہیں' اور ڈاکٹر صاحب نے جس "غیر مسلم لیکن موحد اور خدا مست قوم" کا ذکر کیا ہے قادیانی اس پر ہر اعتبار سے پورے اترتے ہیں۔ اس لئے اگر کبھی انہوں نے قیام خلافت کا علم اٹھا لیا تو کیا ڈاکٹر صاحب اور ان کی تنظیم اسلامی اور تحریک خلافت انکے ساتھ تعاون کریں گے یا محمد ﷺ کو خاتم النبیین ماننے والی "نام نہاد امت مسلمہ" کی ساتھ وابستگی کو ترجیح دیں گے؟"

(روزنامہ نوائے وقت لاہور 28 اپریل 98ء اشاعت خاص)

نیا ایجنڈا

سینیٹر جہانگیر بدر لکھتے ہیں۔

"عوام انقلابی تبدیلیوں کے متلاشی ہیں۔ وہ ارتقائی انداز سے آئے یا انقلابی انداز سے۔ آئندہ صدی کے لئے پاکستان کے عوام کا یہی ایجنڈا ہے۔ اب قیادتوں' جماعتوں اور دانشوروں کا کام ہے کہ ایسی تبدیلیوں کے لئے راہیں متعین کریں۔ شعبہ ہائے زندگی کا ایجنڈا تیار کریں اور عمل درآمد کا لائحہ عمل ترتیب دیں۔"

(روزنامہ جنگ یکم مئی 98ء صفحہ 10)

فرق

عبدالعزیز خالد اپنے مضمون وحدت امہ میں لکھتے ہیں۔

عالم اسلام میں زبانی جمع خرچ تو بہت ہے مگر دلوں میں ذوق و شوق ہے نہ طبیعتوں میں تپاک و گرمجوشی..........

ظواہر و رسوم میں حقیقت حقائق لب لباب اور اصل اصول کہیں گم ہو گئے ہیں۔ "نکل گئے ہیں وہ کوسوں دیارِ حرماں سے"۔ عالم یہ ہے کہ "سراغِ یک نگاہِ آشنا از کس نمی بینی"۔ نہایت افسوس سے یہ اذیت ناک اور خجالت آمیز اعتراف کرنا پڑتا ہے۔ "نہ بینی در مسلماناں بجز رسمے و گفتارے"۔ جو مواخات و اخوت' جو تعلق خاطر اور قرابت داری اس ملی رشتے سے مقصود تھی وہ ہوا برد ہو چکی ہے۔ اب تو "نہ بدرقہ ہے نہ توشہ' نہ راحلہ ہے نہ زاد"۔ "نیست کسے دادرسِ ہیچ کس"۔ زمانہ حیران ہو کر پوچھتا ہے۔

"**ماذا التقاطع فی الاسلام بینکم و انتم یاعباد اللہ اخوان**؟

اے خدا کے بندو! تمہارا خون سفید کیوں ہو گیا؟ تمہاری اسلامی خویشی و پیوستگی کو کیا ہوا؟

قدرت نے ممالک اسلامیہ میں سے اکثر کو قدرتی وسائل سے نہایت فیاضی و فراوانی سے نوازا ہے۔ "اگر" وہ حب نفس' انانیت اور مطلق العنانیت کے حصار سے نکل سکیں تو پورے عالم اسلام کی تقدیر بدل سکتے ہیں۔ اپنے پس ماندہ بھائیوں کو بیرونی قرضوں کے اغلال و سلاسل سے آزاد کرا کر ان کی پٹڑی سے اتری ہوئی معیشت کو سنبھالا دے کر پھر سے جادہ مستقیم پر رواں دواں کر سکتے ہیں مگر یہ "اگر" بہت بڑا سوالیہ نشان ہے۔ انہیں اگر خدائے بخشندہ نے دولت و ثروت سے مالا مال کیا ہے۔ اپنے خزائن رحمت کے دروازے ان پر کھول دیئے ہیں تو وہ اسے بجائے رفاہ و فلاح کے کاموں میں صرف کرنے اور پریدہ رنگ ملت بیضا کی روہت پھیرنے کے نمود و نمائش' ظاہر آرائی اور اسراف و تبذیر کی نذر کر رہے ہیں۔ پے درپے' بیش از بیش گراں سے گراں' بے مصرف اشیاء کی روز افزوں درآمدات سے اغیار کے کاروبار کو چمکاتے' ان کے کارخانوں کو ایندھن فراہم کرتے' ان کے کاخ وایواں کو سجاتے اور برزن و بازار کو اثاث کر رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس یسر و نعمت کے باوجود سیاست عالم اور کارجہاں میں ملت اسلامیہ کا مقدر عسرو نقمت ہے۔ وہ دیرینہ عظم و شان ....

"ایک دھوپ تھی جو ساتھ گئی آفتاب کے!"۔

اس کے برعکس مسیحی ممالک کے تاؤ بھاؤ کو دیکھئے وہاں پر آدمی کو انسان سمجھا جاتا ہے۔ وہاں وہ صحیح معنوں میں خلیفہ" الارض ہے۔ انہوں نے رسول کافتہ للناس کے اس قول کو لفظاً" و معناً عملی جامہ پہنایا ہے۔ **انا شہید ان العباد کلھم اخوۃ**........" میں گواہ ہوں کہ سب انسان ایک ہی ماں کے جائے ہیں۔ وہاں بنیادی حقوق سے کوئی محروم نہیں۔ فرزند زمین (بھومی پتر۔ Son of soil) کا کوئی شاویانہ (Chauvinistic) تصور نہیں۔ (اگرچہ گاہے بگاہے جہاں تہاں ایسی تحریکیں اٹھتی رہتی ہیں کہ غیر ملکیوں کو ملک بدر کر دیا جائے مگر یہ آواز اکثر و بیشتر صدا بہ صحرا ثابت ہوتی ہے۔ اور عام آبادی اس میں اپنی آواز نہیں ملاتی) وہ ملک صحیح معنوں میں ستم رسیدوں' مظلوموں اور زبوں حالوں کے لئے دارالامان ہیں۔ حقیقی معنوں میں وہ فلاحی ریاستیں ہیں جو ابنائے آدم کو ایک آنکھ سے دیکھتی ہیں۔ اور ان میں کوئی مذہبی تفریق' کوئی نسلی تفاوت' کوئی وطنی امتیاز روا نہیں رکھتیں۔ وہاں آپ اخبار' رسالے نکالیں' تحریکیں اٹھائیں' کاروبار کریں' مدرسے چلائیں۔ کتابیں چھپوائیں' اپنے مذہب کی تبلیغ کریں' ان کی طرز معاشرت' ان کے عقائد' افکار اور اقدار پر ایراد و اعتراض کریں کوئی آپ سے معترض و معارض نہیں ہو گا۔ سب لوگ قانون کی نگاہ میں برابر ہیں۔ قانون جو کسی کی طرفداری نہیں کرتا اور انسانی آزادیوں کا پورے طور پر تحفظ کرتا ہے وہاں جمہوریت ہے۔ وہاں زندگی کو بامعنی' نشاط انگیز' وسیع اور حسین بنانے کی سب سہولتیں سب کے لئے مہیا ہیں۔

(روزنامہ جنگ 3 مئی 98ء صفحہ 9)

ٹل نہیں سکتی

کھاریاں سے محمد علی نوائے وقت کے ایڈیٹر کے نام لکھتے ہیں۔

مکرمی! گذشتہ دنوں روزنامہ نوائے وقت میں لاہور سے لبنیٰ عروج صاحبہ کا ایک مراسلہ شائع ہوا جس میں انہوں نے آج کے علما کی طرف توجہ دلائی۔ کہ آج کے علماء علماء ربانی کا کردار ادا نہیں کر رہے ہیں للذا ان کو چاہئے کہ اپنے اعمال کو درست کریں تو محترم بات یہ ہے کہ یہ علما اپنے قبلے کو درست نہیں کر سکتے کیونکہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تھا کہ آج کے دور میں علما ہوں گے جو برے ہوں گے ہدایت کی بجائے گمراہی بانٹیں گے۔ آخر آقائے دوجہاں کی بات بھی تو پوری ہونی تھی۔ کیونکہ زمین و آسمان اوپر سے نیچے ہو سکتا ہے مگر میرے پیارے آقا حضور اکرم ﷺ کی بات غلط نہیں ہو سکتی۔ باقی رہی قادیانی جماعت کی بات تو ان کا معاملہ اللہ کے ساتھ ہے۔

(روزنامہ نوائے وقت لاہور 29 اپریل 98ء)

سازش

نوائے وقت کے کالم نگار سر راہے میں لکھتے ہیں۔

گزشتہ روز سینٹ کے اجلاس میں سینٹر علامہ عابد حسین نے انکشاف کیا کہ سی ایس ایس کے فارم میں مسلم اور غیر مسلم کے ساتھ ساتھ اب شیعہ اور سنی کے خانے بھی بنا دیئے گئے ہیں جس سے مذہبی منافرت پھیلنے کا خطرہ ہے۔ سینٹ کے چیئرمین وسیم سجاد نے اسے اہم معاملہ قرار دیتے ہوئے وزیر برائے پارلیمانی امور میاں یٰسین وٹو کو ہدایت کی کہ وہ اس کا نوٹس لیں اور اصل صورتحال سے آگاہ کریں۔

ہمارے خیال میں سی ایس ایس کے فارم میں شیعہ سنی کی تفریق بہت بڑی سازش ہے اور جس شخص نے بھی یہ شرارت کی ہے اس کے خلاف کارروائی ہونی چاہئے۔ شیعہ سنی کی تفریق سے وہ تمام نوجوان سی ایس ایس کا امتحان دینے سے محروم ہو جائیں گے جو خود کو نہ شیعہ قرار دیتے ہیں نہ سنی۔ بلکہ وہ صرف مسلمان ہیں۔ اگر آج قائداعظم محمد علی جناح زندہ ہوتے تو وہ بھی سی ایس ایس امتحان کے لئے نااہل قرار پا جاتے کیونکہ انہوں نے اعلان کیا تھا کہ میں نہ شیعہ ہوں نہ سنی بلکہ صرف اس دین کو مانتا ہوں جسے ہمارے رسول ﷺ لے کر آئے تھے۔ قائداعظم کے کروڑوں پیروکار انہی کی طرح خود کو مسلمان کہلانا پسند کرتے ہیں۔ وہ شیعہ سنی کی تفریق کے قائل نہیں ہیں۔ اس لئے سی ایس ایس کے فارم سے یہ خانہ ختم کر دینا چاہئے۔

(روزنامہ نوائے وقت لاہور 29 اپریل 98ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقفین نو کی بدنی صحت کا خاص خیال رکھیں

واقفین کی نئی نسل کی تیاری کے سلسلے میں نصیحت کرتے ہوئے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں۔

"واقفین کی تیاری کے سلسلہ میں ان کی بدنی صحت کا بھی خاص طور پر خیال ضروری ہے۔ وہ واقفین جو مختلف عوارض کا شکار رہتے ہیں اگرچہ بعض ان میں سے خدا تعالیٰ سے توفیق پاکر غیر معمولی خدمت بھی سرانجام دے سکتے ہیں لیکن بالعموم صحت مند واقفین بیمار واقفین کے مقابل پر زیادہ خدمت کے اہل ثابت ہوتے ہیں اس لئے بچپن ہی سے ان کی صحت کی بہت احتیاط، نگہداشت ضروری ہے۔ پھر ان کو مختلف کھیلوں میں آگے بڑھانے کی باقاعدہ کوشش کرنی چاہئے۔ ہر شخص کا مزاج کھیلوں کے معاملے میں مختلف ہے پس جس کھیل سے بھی کسی واقف بچے کو رغبت ہو۔ اس کھیل میں حتی المقدور کوشش کے ساتھ ماہرین کے ذریعہ اس کو تربیت دلانے کی کوشش کرنی چاہئے بعض دفعہ ایک ایسا مربی جو کسی کھیل میں مہارت رکھتا ہو محض اس کھیل کی وساطت سے لوگوں پر کافی اثر و رسوخ قائم کر لیتا ہے اور نوجوان نسلیں اس کے ساتھ خاص طور پر وابستہ ہو جاتی ہیں۔ پس ہم تربیت کا کوئی بھی رستہ اختیار کریں چونکہ ہماری نیتیں خالص ہیں اس لئے وہ رستہ خدا ہی کی طرف جائے گا۔"

(خطبہ فرمودہ 17 فروری 1989ء)

غلام مصطفیٰ تبسم

اس کائنات کی کوئی چیز بے کار نہیں ہے

کوڑا کرکٹ - توانائی کا ذریعہ

برطانیہ میں ہر سال کوڑے کرکٹ سے تین کروڑ ٹن کوئلے کے برابر توانائی حاصل کی جاتی ہے' یہ پاکستان میں پیدا ہونے والی بجلی سے بھی زیادہ ہے' باہر کے ممالک میں کوڑے کچرے کو بڑی اہمیت دی جاتی ہے' ان سے یا تو قیمتی کیمیکل بنائے جاتے ہیں یا ری سائیکلنگ کی جاتی ہے۔ اس وقت ہمارے کراچی شہر کے کوڑے کچرے کا بڑا مسئلہ بنا ہوا ہے۔ جبکہ اس سے براہ راست 100 میگاواٹ کا پلانٹ لگ سکتا ہے۔ جرمنی میں ایک فیکٹری دیوالیہ ہونے لگی تھی۔ انہوں نے کوڑے کو بجلی پیدا کرنے کے لئے استعمال کیا نتیجتاً وہ فیکٹری دیوالیہ ہونے سے بچ گئی اور اس کی آمدن میں بھی خاطر خواہ اضافہ ہو گیا۔ اب فیکٹری والے تین چار شہروں سے 100 کلومیٹر تک ریل گاڑی سے دور سے کچرا اکٹھا کر کے لاتے ہیں اور اس سے بجلی حاصل کرتے ہیں۔ امریکہ کی ایک کمپنی کا ماٹو ہے۔

"Do not waste your waste"

"اپنے کچرے کو ضائع مت کیجئے" جاپان امریکہ اور برطانیہ تک کاغذ کو دوبارہ استعمال کر لیتے ہیں اور بڑے فخر سے لکھتے ہیں کہ یہ کتاب ری سائیکلڈ پیپر پر لکھی گئی ہے۔ جب کہ ہم باوجود اس کے کہ کاغذ درآمد کرتے ہیں اس چیز کو درخور اعتنا نہیں سمجھتے۔ امریکہ میں برن ہاربر کے مقام پر بیتھلی ہم اسٹیل کمپنی نے تقریباً 100 فیصد کوڑے (ٹھوس مائع گیس کو ری سائیکل کر لیا ہے اس پر اس کمپنی نے 42 کروڑ روپے خرچ کیا ہے جبکہ اس سے سالانہ بچت 30 کروڑ روپے ہوگی) آج کل آنے والے پاور پلانٹ سے آلودگی پھیلنے کا بہت چرچا ہے۔ جبکہ ان سے خارج ہونے والی لاکھوں ٹن سلفر ڈائی آکسائیڈ سے سلفیورک ایسڈ جپسم وغیرہ تیار کیے جا سکتے ہیں جو کہ قیمتی مرکبات ہیں اور کاربن مونو آکسائڈ سے کاربن ڈائی آکسائڈ و دیگر کیمیائی چیزیں حاصل کی جا سکتی ہیں۔ اسی طرح گندے پانی کو صاف کر کے زمینوں کو سیراب کرنے کا کام لیا جا سکتا ہے۔ فیکٹریوں سے نکلنے والے فضلات سے بعض اوقات بہت قیمتی کیمیکل حاصل ہوتے ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ انٹرنیٹ کے ذریعے فوری معلومات حاصل کر کے کوڑے کا خاطر خواہ فائدہ اٹھایا جائے۔ پہلی سٹیج پر ہی قیمتی مرکب یا توانائی حاصل کی جائے۔ اس طرح ہمیں زیادہ سے زیادہ فائدہ ہوگا۔ اس طرح ہمیں آلودگی میں کمی کے ساتھ ساتھ آمدن تو ہوگی ہی ساتھ ہی ساتھ عوام کی صحت خراب ہونے سے بچ جائے گی اور علاج معالجہ کا خرچ بھی کم ہو جائے گا۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ فضلات سے قیمتی اشیاء حاصل کرنے کے لئے پلانٹ لگائے جائیں۔

باہر کے ممالک میں ایسی کارپوریشنیں ہیں جو اب امریکہ اور یورپ کے بعد کوڑا کچرا سے مضر گیسوں اور مائعات کو بیش قیمت پروڈکٹ بنانے۔ ری سائیکل کرنے اور انرجی پیدا کرنے کے پلانٹ ایشیاء میں لگانے میں دلچسپی رکھتی ہیں۔ اگر ان کو ہم فضلات اور کوڑا کرکٹ بلا معاوضہ دے دیں اور نفع میں 50 فیصد شریک ہو جائیں تو نہ صرف اربوں کا فائدہ ہو سکتا ہے بلکہ آلودگی میں خاطر خواہ کمی ہو سکتی ہے۔ آج کل ماحولیات کا بڑا چرچا ہے ہم ترقی کر کے نہ صرف دنیا کی نظروں میں سرخرو ہو سکتے ہیں بلکہ خاطر خواہ اپنے ملک کو فائدہ بھی پہنچا سکتے ہیں اور ہمارے ملک کا بہت بڑا مسئلہ اس سے حل ہو سکتا ہے۔

الفضل انٹرنیشنل سے

فضل احمد مجوکہ

جماعت احمدیہ گنی بساؤ کا

پہلا سہ روزہ جلسہ سالانہ

اور تقریب افتتاح بیت احمدیہ "بیت النصر"

اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ گنی بساؤ کو 20 سے 22 مارچ 1998ء کو Farim میں پہلا سہ روزہ جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اس سے قبل دو ایک روزہ جلسے منعقد کئے گئے تھے۔ Farim گنی بساؤ کا ایک ریجن ہے اور گنی بساؤ کی سب سے پہلی جماعت ہے اور یہیں پر پہلی احمدیہ بیت الذکر بھی تعمیر کی گئی ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے بیت الذکر کا نام "بیت النصر" رکھا ہے۔

جلسہ سالانہ کی سب سے پہلی تقریب بیت الذکر "بیت النصر" کا افتتاح تھا۔ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو یہاں بہت سی تعمیر شدہ بیوت الذکر عطا فرمائی ہیں۔ لیکن بیت النصر گنی بساؤ میں جماعت احمدیہ کی پہلی تعمیر کردہ بیت الذکر ہے۔ 20 مارچ کا دن جماعت احمدیہ گنی بساؤ کے لئے بہت خوشی کا دن تھا۔ احباب جماعت احمدیہ Farim اس دن کا بڑی بے تابی سے انتظار کر رہے تھے۔ بیت میں داخل ہونے والے راستہ پر خوبصورت گیٹ بنایا گیا۔ بیت کو جھنڈیوں اور عربی اور پرتگیزی زبان میں تحریر کردہ مختلف خوبصورت بینرز سے آراستہ کیا گیا۔

بیت کا افتتاح 20 مارچ کو نماز جمعہ سے ہوا۔ محترم مولانا حمید اللہ صاحب ظفر' امیر جماعت احمدیہ گنی بساؤ نے خطبہ جمعہ میں احباب جماعت کو بیت کی اہمیت' آداب اور استعمال کے بارے میں بتایا۔ اللہ کے فضل و کرم سے نماز جمعہ کے وقت بیت بھری ہوئی تھی اور صحن میں بھی بہت سارے احباب نے نماز ادا کی۔ 20 مارچ بعد از نماز عصر جلسہ سالانہ کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ بعد ازاں حضرت بانی سلسلہ کا آنحضور ﷺ کی مدح میں لکھا ہوا عربی قصیدہ پڑھا گیا۔ اس کے بعد حضرت امام جماعت الرابع کا جماعت احمدیہ گنی بساؤ کے لئے خصوصی پیغام پڑھ کر سنایا گیا۔ اس کا پرتگیزی زبان میں ترجمہ بھی پڑھا گیا۔ اس میں حضرت صاحب نے احباب جماعت کو خصوصاً دعوت الی اللہ کی تلقین فرمائی تھی۔ بعد ازاں مربی انچارج گیمبیا الحاج ابراہیم جگنی نے احباب جماعت سے خطاب کیا اور دعا کے ساتھ جلسے کا پہلا دن اختتام پذیر ہوا۔

دوسرے دن انفاق فی سبیل اللہ۔ سیرت حضرت بانی سلسلہ، نظام قدرت ثانیہ' (دین حق) میں عورت کا مقام کے موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔ مختلف جماعتوں کی نمائندگی میں چند احباب نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ چند احباب نے ایمان افروز واقعات احباب کو سنائے کہ وہ کیسے جماعت میں داخل ہوئے امسال جن بچوں اور بچیوں نے قرآن کریم ناظرہ مکمل کیا ان کی تقریب آمین ہوئی۔ بعد ازاں امیر صاحب گنی بساؤ نے تمام احباب جماعت کا شکریہ ادا کیا جو اس بابرکت جلسے میں دور دراز سے شامل ہوئے اور جنہوں نے اس جلسہ کے لئے محنت اور لگن سے کام کیا ان سب افراد کا بھی شکریہ ادا کیا۔ نماز عشاء کے بعد حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی ایک مجلس کی ویڈیو دکھائی گئی۔ تمام مرد و زن نے یہ ویڈیو پروگرام بڑی دلچسپی سے دیکھا۔

جلسے کے تیسرے روز گنی بساؤ کے تمام معلمین اور مختلف جماعتوں کے نمائندگان کے ساتھ امیر صاحب کی ایک میٹنگ ہوئی۔ اس کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ جلسہ کے تینوں دن نماز تہجد باقاعدگی کے ساتھ ادا کی جاتی رہی۔ اسی طرح درس القرآن اور درس حدیث بھی جاری رہا۔ باوجود سفر کی دقتوں اور مالی مشکلات کے 86 جماعتوں کے 2000 افراد نے اس جلسہ میں شرکت کی۔ اسی طرح سینیگال اور گیمبیا سے بھی وفود شامل ہوئے اور جلسہ کے روحانی ماحول سے فیضیاب ہوئے۔

جلسہ سالانہ کے انتظامات کے لئے 20 شعبے تشکیل دئے گئے اور ان شعبوں کے نگران بنائے گئے جنہوں نے محنت اور لگن سے کام کیا۔ جماعت احمدیہ Farim کے احباب نے اس جلسہ کو کامیاب بنانے کے لئے انتھک محنت کی اور احسن رنگ میں خدمت کی توفیق پائی۔ احمدی خواتین بھی خدمت میں پیش پیش رہیں۔ جلسہ پر آنے والے سب مہمانوں کے لئے ان خواتین نے کھانا اپنے ہاتھوں سے تیار کیا۔ اللہ تعالیٰ سب خدمت کرنے والوں کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

جلسہ کے انتظامات کی تمام مہمانوں نے تعریف کی کہ ایسے اعلیٰ بھائی چارے کا نظام ہم نے کبھی نہیں دیکھا۔ باوجودیکہ یہ جماعت احمدیہ گنی بساؤ کا پہلا سہ روزہ جلسہ تھا اور احباب جماعت کو کوئی تجربہ نہ تھا مگر خدا تعالیٰ کے فضل سے تمام احباب نے مثالی تعاون پیش کیا جو یہاں کے لوگوں کے لئے ایک عجیب نظارہ تھا۔ حتی کہ بعض غیروں نے آکر نہایت خوشی کا اظہار کیا کہ ایسا ہم نے تو کبھی نہیں دیکھا کہ اتنے سارے لوگ جمع ہوں اور کسی قسم کا شور شرابا نہ ہو۔ یہاں عام رواج ہے کہ جب کوئی ایسا بڑا پروگرام ہو تو کھانے پینے کے لئے ہر دیہات والوں کو خشک راشن دے دیتے ہیں اور گاؤں والے اپنا اپنا الگ کھانا پکاتے ہیں مگر ہمارے مرکزی لنگر خانہ کا خوشکن انتظام سب کے لئے بہت حیرت انگیز تجربہ تھا۔

(الفضل انٹرنیشنل لندن یکم مئی 1998ء)

یہ زباں تیری، 'قلم تیرا' ترے قلب و دماغ
ہیں سبھی میرے تصرف میں تجھے پھر خوف لیا

(درعدن)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

ولادت

○ مکرم حافظ عبدالحلیم صاحب مربی سلسلہ لکھتے ہیں کہ میرے برادر نسبتی مکرم بشارت نوید صاحب مربی سلسلہ بورکینا فاسو کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 98-5-1 کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضرت صاحب نے ازراہ شفقت نام "صنیفہ بشارت" عطا فرمایا ہے نومولودہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ جو مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب آف لیہ کی پوتی اور چوہدری نصیر حید ربسراء آف دارالرحمت وسطی کی نواسی ہے نیز ڈاکٹر چوہدری مظفر احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ گلوسگو کی بھتیجی ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نیک صالحہ اور خادمہ دین بنائے۔

○ اللہ تعالیٰ نے مکرم سید اقتدار احمد اسد ہاشمی صاحب کو مورخہ 25- دسمبر 1997ء کو دو بیٹوں کے بعد ایک بیٹی سے نوازا ہے حضرت صاحب نے ازراہ شفقت بچی کا نام نامعہ اسد عطا فرمایا ہے۔ بچی وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل ہے نومولودہ محترم سید مختار احمد ہاشمی صاحب (وفات یافتہ) کی پوتی اور محترم سید امیر احمد شاہ صاحب آف جڑانوالہ کی نواسی ہے۔

احباب جماعت سے بچی کے نیک صالح خادمہ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین ہونے کی درخواست ہے۔

○ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مکرم محمد احمد مبشر صاحب ابن مکرم محمد بشیر زیروی صاحب لاہور کو 4- مئی 1998ء کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔

نومولود کا نام نوید الظفر تجویز ہوا ہے۔ جو مکرم ثاقب زیروی صاحب لاہور کا پوتا ہے۔

احباب جماعت سے نومولود کے خادم دین اور نیک ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم چوہدری مظفر اقبال صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ میامی (امریکہ) کو 31- مارچ 1998ء کو بیٹی سے نوازا ہے۔ حضرت صاحب نے اس کا نام ماہدہ اقبال عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری عبدالغنی صاحب آف سانگھڑ ضلع نواب شاہ کی پوتی اور مکرم مولوی تاج الدین (سابق ناظم دارالقضاء- ربوہ) کی نواسی ہے۔ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک، صالح اور خادم دین بناوے اور صحت والی عمر عطا کرے۔

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم منور احمد صاحب نعیم میامی (امریکہ) کو 16- مارچ 98ء کو بیٹی سے نوازا ہے۔ بچی کا نام ربیعہ منور رکھا گیا ہے۔ نومولود مکرم مولوی تاج الدین (سابق ناظم دارالقضاء- ربوہ) کی پوتی اور مکرم چوہدری محمد اشرف صاحب دارالعلوم غربی کی نواسی ہے۔

اللہ تعالیٰ بچی کو نیک، صالح اور خادم دین بناوے اور صحت والی لمبی عمر عطا کرے۔

○ مکرم ناصر احمد محمود صاحب مربی سلسلہ گرمولہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 98-4-24 بروز جمعۃ المبارک بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضرت صاحب نے ازراہ شفقت عامر احمد ناصر نام عطا فرمایا ہے۔

بچہ مکرم چوہدری سلطان احمد صاحب عرف رلیا آف جڑانوالہ کا پوتا اور مکرم ملک حبیب الرحمان صاحب آف کراچی کا نواسہ ہے۔

نومولود تحریک وقف نو میں شامل ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ وہ دعا کریں اللہ تعالیٰ نومولود کو خادم دین اور سعادت مند بنائے۔

نکاح

○ مکرم محمد منور ارائیں صاحب کے نکاح کا اعلان مورخہ 17- اپریل 98ء بروز جمعۃ المبارک کو احمدیہ ہال کراچی میں مکرم مظہر اقبال صاحب مربی سلسلہ نے مکرم خلیل احمد صاحب سابق امیر ضلع سانگھڑ کی صاحبزادی عالیہ خلیل کے ساتھ بعوض گیارہ ہزار کینیڈین ڈالرز کیا۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت فرمائے اور مثمر بہ ثمرات حسنہ بنائے۔

ضروری اعلان

○ خاکسار کے والد محترم مکرم مولوی تاج الدین صاحب سابق ناظم (دارالقضاء ربوہ) کے بارہ میں اگر کسی دوست کو کوئی واقعہ معلوم ہو تو خاکسار کو ازراہ کرم آگاہ فرمائیں۔ میں ان کے حالات زندگی پر کتاب شائع کرنا چاہتا ہوں اور اس سلسلہ میں احباب سے تعاون کا طلبگار ہوں۔

منور احمد نعیم
8340 NW 195 TRR
Miami Fl 33015 (U.S.A.)
یا معرفت مکرم حبیب الرحمٰن زیروی صاحب
اسسٹنٹ لائبریرین- خلافت لائبریری- ربوہ

درخواست دعا

○ تقیہ متین اہلیہ حمید الحامد حامد ایم اے 80- ماڈل ٹاؤن ہمک ضمنی اسلام لکھتی ہیں۔

میرا بیٹا عزیز معید حامد بی ایس سی امسال بی فارمیسی (پنجاب یونیورسٹی) کے فائنل امتحان میں اعلیٰ نمبروں سے کامیاب ہوا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک ملٹی نیشنل فارماسیوٹیکل انڈسٹری میں اسے اعلیٰ ملازمت بھی مل گئی ہے احباب ان کی مزید کامیابیوں کے لئے دعا کریں۔

ضروری اعلان

○ پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن لمیٹڈ (PTCL) کی طرف سے عنقریب ربوہ اور چنیوٹ میں E-MAIL اور انٹرنیٹ (Internet) کی سہولت مہیا کی جا رہی ہے۔ خواہش مند افراد اور ادارے فوری طور پر ربوہ ٹیلیفون ایکسچینج سے مطلوبہ فارم حاصل کرکے اسے پر کرکے اسی دفتر میں جمع کروا دیں۔

(ناظر امور عامہ)

تبدیلی نام

○ میں نے اپنے بیٹے کا نام عامر شہزاد ہاشمی سے تبدیل کرکے عامر جاوید ہاشمی رکھ لیا ہے آئندہ سے اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے۔

دلدار احمد ہاشمی
والد عامر جاوید ہاشمی
کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ ربوہ
تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ

اعلان داخلہ

○ غلام اسحاق خان انسٹی ٹیوٹ آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی واقع ٹوپی (صوبہ سرحد) نے مندرجہ ذیل بیچلر انجینئرنگ پروگرام میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔

1- کمپیوٹر- 2- انجینئرنگ سائنسز- 3- میٹالرجیک اینڈ میٹریل- 4- الیکٹرانک- 5- میکینیکل۔

تعلیمی قابلیت میں درخواست دہندہ کا کم از کم 60 فی صد کے ساتھ F.S c (پری انجینئرنگ) ہونا لازمی ہے۔ داخلہ سے قبل ٹیسٹ ہوگا جو کراچی- لاہور- اسلام آباد- کوئٹہ اور پشاور میں ہوگا۔ داخلہ پیکٹ 500 روپے کے عوض ادارہ واقع ٹوپی سے یا گھر نمبر 77- سٹریٹ نمبر 45- F-10/4 اسلام آباد (ٹیلی فون 282737 282483) سے یا منی آرڈر / بینک ڈرافٹ ارسال کرکے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 22- جون 98ء ہے۔

(نظارت تعلیم)

بقیہ صفحہ 2

سے گذر کر قادیان پہنچا وہ تمام رستہ قادیان تک درود شریف اور استغفار پڑھتا ہوا جاتا اور نہایت عجز و انکسار سے دعا مانگتا یعنی وہ دعا جو نیا شہر نظر پڑنے پر رسول کریم ﷺ نے مانگنے کی ہدایت فرمائی ہے اور بہت دعا مانگتا کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور انوار اور برکات اور

روحانی فیوض اور ایمان و عرفان کا وافر حصہ اپنی رحمت سے اس سفر میں عنایت فرمائے"

("آئینہ صدق و وفا" صفحہ 42 تا 45)

★......★......★......★

گمشدہ عینک

○ مورخہ 98-5-16 کو کوارٹرز تحریک جدید سے جامعہ ٹک شاپ تک جاتے ہوئے ایک عدد نظر کی عینک راستے میں کہیں گری ہے براہ کرم شکور بھائی چشمے والے گول بازار ربوہ کو پہنچا دیں۔

بقیہ صفحہ 3

ہو جائیں۔ یہ احمدیت کا ایک کلچر ہے۔ جہاں تک ابتدائی معنے کا تعلق ہے اس کا جواب یہ ہے کہ ایک مصور اگر شرک والے مضمون بیان نہیں کرتا اور ایک اظہار پیدا کرتا ہے تصویر کشی کا اور حسن کا تو یہ احمدیت میں بالکل حرام نہیں دین حق ایک اصولی ہدایت دیتا ہے کہ (وہ لغو باتوں سے اعراض کرتے ہیں) ایسی چیزیں جو اس کی بنیادوں سے الگ ہیں فرائض سے ہٹ کر ہیں ان میں کبھی تھوڑا سا مشغلہ جو ہے وہ تو اور بات ہے لیکن اگر ایک انسان کی زندگی پر حاوی ہو جائے اور اعلیٰ مقاصد سے اسے ہٹا دے تو پھر وہ گناہ بن جاتا ہے۔ کسی چیز میں اس حد تک جانا کہ جس حد تک وہ آپ کے اوپر قبضہ کر جائے اور آپ کو آپ کے فرائض سے غافل کر دے تو وہ ناجائز ہے لیکن اگر ویسے ایک مناسب حد کے اندر کبھی آپ ایسا مشغلہ کر لیں تو ہرگز ناجائز نہیں۔ باقی یہ کہنا کہ اسی میں کلچر ہے یہ غلط ہے۔ دینی کلچر Refinement کے بہت سے رستے رکھتی ہے اور وہ اتنے باریک اور لطیف ہیں کہ ان میں جو ترقی کرتا ہے اس کی لذات کے رخ بدل جاتے ہیں ایسے شعراء بھی تھے جنہوں نے ساری زندگی شعر کہے جو فائن آرٹس کا ایک اظہار ہے لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک موقع پر جب ایک شاعر سے کہا کہ کوئی شعر سناؤ تو اس نے کہا اب شعر کیسا اب تو قرآن آگیا ہے اب مجھے لذت ہی نہیں آتی کسی اور چیز میں، وہ زمانے گئے جب میں شعر کہا کرتا تھا یا شعروں میں لذت کا سامان مہیا کیا کرتا تھا تو کوئی زبردستی نہیں تھی نیچرل بات تھی۔

جاری ہے

بقیہ صفحہ 4

ایک وسیع خیال کی طرح ہے نہ کہ ایک مشین کی طرح جو مادی اشیاء سے وابستہ ہے۔ وہ بالفاظ دیگر ایک وسیع خیال کی جگہ ایک بڑی روح کہہ سکتے تھے۔ جیسا کہ لکھا ہے خدا ایک روح ہے۔

پھر تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ احمدیت کا ایک مقصد سچائی کو موجودہ زمانہ کی زندگی کے مطابق پیش کرنا ہے۔ میں نے جب 1897ء میں بانی جماعت احمدیہ کے خلاف مقدمہ کی سماعت کی تھی اس وقت اس جماعت کی تعداد چند سو سے زیادہ نہ تھی۔ لیکن آج دس لاکھ سے بھی زیادہ ہے۔ پچاس سال کے عرصہ میں یہ نہایت شاندار کامیابی ہے۔ اور مجھے یقین ہے کہ موجودہ نسل کے نوجوان اس کی طرف زیادہ توجہ دیں گے اور آئندہ پچاس سال کے عرصہ میں جماعت کی تعداد بہت بڑھ جائے گی۔

حق مغفرت کرے عجب آزاد مرد تھا

★......★......★......★

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 17 مئی 1998ء
درجہ حرارت کم از کم 29 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 44 درجے سنٹی گریڈ

جمعرات 21 مئی غروب آفتاب	7-05
جمعہ 22 مئی طلوع آفتاب	5-05

عالمی خبریں

بھارت کے وزیر اعظم اٹل بہاری واجپائی نے کہا ہے کہ ہم مزید دھماکے نہیں کریں گے۔

امریکی صدر بل کلنٹن نے کہا ہے کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان ایٹمی ہتھیاروں کی دوڑ سے بین الاقوامی قوتوں کے درمیان دوبارہ سرد جنگ کا آغاز ہو سکتا ہے۔ پاکستان اور بھارت مل کر مسئلہ کشمیر حل کریں تو وہ آئندہ پچاس سالوں میں دنیا کی امیر ترین جمہوریتیں بن سکتی ہیں۔ انہوں نے بی بی سی کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ اگر پاکستان نے نیوکلیائی تجربہ کر لیا تو امریکی قوانین کے تحت اس پر خود بخود پابندیاں عائد ہو جائیں گی۔ تاہم انہوں نے پاکستان پر زور دیا کہ وہ اس حد تک جانے سے گریز کرے۔

امریکی انتظامیہ نے کہا ہے کہ بھارت نے دھماکے دفاعی تقاضوں کے تحت نہیں بلکہ قومیت کے نظریئے کی بنیاد پر کئے ہیں۔

امریکہ نے پاکستان اور بھارت کی جاسوسی کے لئے نیا سیٹ لائٹ چھوڑ دیا ہے۔

چین نے پاکستان پر سلامتی کونسل کا "پہلا ایٹمی حملہ" ناکام بنا دیا ہے۔ سلامتی کونسل کے بعض ارکان کی طرف سے قرارداد پیش کی جارہی تھی کہ جو ملک بھی ایٹمی دھماکہ کرے گا اس پر عراق جیسی پابندیاں لگیں گی۔ چین نے دھمکی دی کہ وہ اس قرارداد کو ویٹو کر دے گا۔ جس پر قرارداد پیش نہ ہو سکی۔

انڈونیشیا کی پارلیمنٹ کے سپیکر نے صدر سہارتو پر زور دیا ہے کہ وہ مستعفی ہو جائیں۔ وائس آف امریکہ کے مطابق صدر سہارتو کے خلاف حکمران جماعت میں اختلافات گہرے ہو گئے ہیں۔ وزیر ثقافت نے استعفیٰ دے دیا ہے۔ سپیکر پارلیمنٹ نے کہا ہے کہ صدر سہارتو اب 32 سالہ حکمرانی چھوڑ دیں۔ انڈونیشی عوام میں سپیکر کا اعلان سنتے ہی خوشی کی لہر دوڑ گئی۔

اسرائیل کی آبادی میں 50 سال کے دوران 52 لاکھ افراد کا اضافہ ہوا ہے۔ 1948ء میں اس کی آبادی 8 لاکھ 73 ہزار تھی جو کہ بڑھ کر 60 لاکھ ہو گئی ہے۔ امریکہ سے 7300 اور روس سے 926676 یہودی اسرائیل آکر آباد ہوئے۔

☆......☆......☆......☆

ملکی خبریں

وفاقی وزیر اطلاعات مشاہد حسین نے کہا ہے کہ بھارت پر پابندیاں نہ لگیں تو دھماکہ کر دیا جائے گا۔ چین نے پاکستان کو مکمل تعاون کا یقین دلایا ہے جاپان نے پابندیوں کی دھمکیاں دی ہیں۔ امریکہ کی جانب سے دھماکہ نہ کرنے پر زور ہے۔ ہمارے پاس بھارت سے بہتر ایٹمی صلاحیت ہے۔

وزیر خارجہ گوہر ایوب خان سے جاپانی وزیر اعظم کے خصوصی ایلچی نے ملاقات کر کے جاپان کے وزیر اعظم کا خط دیا ہے۔ وزیر خارجہ پاکستان نے کہا ہے کہ ہم کوئی ڈکٹیشن نہیں لیں گے۔ پاکستان قومی مفادات کے مطابق فیصلہ کرے گا۔

امریکی صدر بل کلنٹن نے کہا ہے کہ میں نے ذاتی طور پر پاکستان کے وزیر اعظم نواز شریف سے کہا ہے کہ جوہری دھماکہ نہ کریں۔

محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ عالمی برادری بھارت پر فوجی حملہ کر دے۔ مایوس بھارتی فوج مسئلہ کشمیر کے حل سے پہلے پاکستانی ایٹمی پروگرام بند کرانا چاہتی ہے۔ انہوں نے کہا میں لکڑی کا ٹکڑا نہیں جسے آسانی سے جلایا جا سکے۔ آزاد عدلیہ کے سامنے مقدمات کا سامنا کروں گی۔

مصدقہ ذرائع کی اطلاع کے مطابق چاغی میں ایٹمی دھماکہ کی تیاریوں کی اطلاع بے بنیاد ہے۔ حکومت نے ایٹمی دھماکہ کے لئے جگہ کا تعین ابھی نہیں کیا۔ موزوں ترین جگہیں موجود ہیں۔ بھارتی سرحد کے قریب دھماکہ کیا جائے گا۔

گرمی کی شدت سے پنجاب اور سندھ میں 42 اموات کی اطلاعات ملی ہیں۔ درجنوں طالب علموں سمیت سینکڑوں افراد بے ہوش ہو گئے۔ شہروں میں برف کی قلت ہو گئی۔ اگلے 3، 4 دن میں بارش ہو سکتی ہے۔ مشروبات کی بجائے نمک ملا پانی یا سکنجبین استعمال کی جائے۔ دھوپ میں سر پر کپڑا رکھا جائے ڈاکٹروں کی ہدایت ہے کہ بچوں کو اسہال کی صورت میں او آر ایس پلائیں۔

وزیر خارجہ گوہر ایوب خان نے کہا ہے کہ آزاد کشمیر پر بھارتی حملے کا خطرہ بڑھ گیا ہے۔

سپریم کورٹ نے 14 ویں ترمیم بحال کر دی ہے۔ سیاسی وفاداری تبدیل کرنے کے خلاف آئینی ترمیم کی چھ ججوں نے حمایت اور ایک جج نے مخالفت کی۔ پارٹی سپلن کی خلاف ورزی کرنے۔ پارٹی کے خلاف ووٹ یا کسی معاملے پر پارٹی کا ساتھ نہ دینے پر رکن اسمبلی کو پارٹی سربراہ آئین کے آرٹیکل 163 اے کے تحت نااہل قرار دینے کا ریفرنس بھیج سکتا ہے۔ سابق چیف جسٹس جسٹس سجاد علی شاہ کی برطرفی کے بعد موجودہ بنچ نے 14 ویں ترمیم کے خلاف سماعت مکمل کر کے فیصلہ محفوظ کر لیا تھا۔ جسٹس مامون قاضی نے 54 صفحات پر مشتمل اختلافی نوٹ تحریر کیا۔

لاہور ہائی کورٹ کے 10 نئے جج 21 مئی کو حلف اٹھائیں گے۔ صدر مملکت محمد رفیق تارڑ نے ہائی کورٹ میں ججوں کی 12 خالی آسامیوں پر ایک سال کے لئے جن 10 نئے جج مقرر کرنے کی منظوری دی ہے۔ ان میں میاں ثاقب، سید جمشید علی شاہ، ظفر یاسین، زاہد حسین، سابق اٹارنی جنرل ریاض کیانی، ڈپٹی اٹارنی جنرل طارق محمود، آصف سعید کھوسہ، ایڈووکیٹ جنرل خواجہ محمد شریف، ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج افتخار چیمہ اور نجم الزمان شامل ہیں۔

سابق چیف جسٹس سجاد علی شاہ نے کہا ہے کہ سپریم کورٹ پر حملہ تاریخ کا سیاہ ترین باب ہے۔ عدلیہ میں تفریق ڈالی گئی۔ حکومت چاہتی تھی کہ اس کے خلاف سکینڈلز کے مقدمات کی سماعت نہ ہو۔ سازش کے تحت مجھے تنہا کر کے برادر ججوں پر ورک کیا گیا۔ دنیا میں کبھی نہیں ہوا کہ ججوں نے اپنے ہی چیف جسٹس کو معطل کیا ہو۔ بھاری مینڈیٹ کا دعویٰ جھوٹا ہے۔ 20 فیصد سے بھی کم ووٹ پڑے انہوں نے لاہور ہائی کورٹ بار سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ یکطرفہ احتساب نے سارا عمل مشکوک کر دیا ہے حکمرانوں کا بھی احتساب ہونا چاہئے۔ بھارتی دھماکوں کا فوری جواب دیا جائے۔

لاہور ہائی کورٹ نے واپڈا کو حکم دیا ہے کہ برطانوی ادارے حب پاور کمپنی کو ایک روپے پچاس پیسے فی کلوواٹ اور (فی یونٹ) بجلی کی قیمت ادا کرے۔ جو کہ 1993ء کے معاہدے میں طے کی گئی تھی۔ اس وقت واپڈا "حب کو" کو ساڑھے پانچ روپے فی کلوواٹ اور (فی یونٹ) کے حساب سے بجلی کی قیمت ادا کر رہا ہے۔

کراچی میں دہشت گردی، پولیس مقابلہ اور ڈکیتی میں مزاحمت پر 7 افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔

پاکستان کے مایہ ناز سائنسدان ڈاکٹر عبدالقدیر خان نے کہا ہے کہ دھماکہ کریں یا نہ، ضرورت پڑنے پر ایٹمی صلاحیت استعمال کر سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے کام میں غلام اسحاق خان کا کردار شروع ہی سے نمایاں رہا۔ نیوکلیئر انرجی میں ہم نے کسی غیر سے مدد نہیں لی۔ جوہری صلاحیت پر بھارت کی بالادستی مان لی جائے تو پاکستان کی نظریاتی اساس فوت ہو جائے گی۔

دانتوں کا معائنہ مفت
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ رانا مدثر احمد
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
3-30 تا 7-30 شام

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
شریف جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ
دوکان : 212515 رہائش : 212300

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھراء کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھراء
40 گرام / 40 روپے، 60 گرام / 120 روپے، 100 گرام / 200 روپے
اکسیر اولاد نرینہ (کورس) / 300 روپے
زوجام عشق خاص
سونے چاندی کی گولیاں
شباب آور موتی
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534

جرمن و لوکل ہومیو پیتھک ادویات
ہر قسم کی جرمن و لوکل ہومیو پیتھک ادویات مدر ٹنکچرز، پوٹینسیز، بائیو کیمک ادویات، گولیاں، ٹکیاں، شوگر آف ملک اور ہومیو پیتھک کتب کی بارعایت خریداری کا مرکز۔ خالی ڈبیاں اور ڈراپرز بھی دستیاب ہیں۔ 117 ادویات کا دیدہ زیب بریف کیس بھی دستیاب ہے۔
کیور ریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ
گولبازار ربوہ فون 771-213156 - فیکس (04524-212299)

پتہ بیرون

تبادلہ پلاٹس
سرگودھا شہر کے سکنی و کمرشل پلاٹس کے تبادلہ میں • ربوہ • اسلام آباد • راولپنڈی میں زرعی، سکنی و کمرشل پلاٹس درکار ہیں
رابطے :
• سرگودھا فخر اسٹیٹ ایجنسی فخر احمد
☎ 212464/0341-775060 موبائل
• راولپنڈی اسلام آباد
لیڈرز محمد احمد خان
☎ دفتر 552388 رہائش 593883
• ربوہ
پولٹری ماسٹر خالد - زاہد
☎ : دفتر 213115